

ایک حصہ اپنے اس کھر کے پاس کھڑا ہے جسے روی میز ال حملے سے شدید نقصان پہنچا ہے

لے لئے ایک تلامذہ کی اور انقلابی اقدام ہے۔

ادارتی صفحہ
EDITORIAL
امن اور مذاکرات ناگزیر

گزشتہ تین سو ستر لینڈ میں امریکہ اور ایران کے مذاکرات کے بعد فریقین نے مفاہمتی یادداشت کے نکات کے مطابق تکنیکی مذاکرات جاری رہنے کی امید کی جارہی تھی۔ اس پیش رفت کو عالمی پریڈیا میں حاصل ہوئی اور معاشی اشاریوں پر اس کے مثبت اثرات سامنے آئے۔ تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی آئی اور یہ جنگ سے پہلے کی سطح پر پہنچ گئیں۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں سفارتی رابطوں کی بحالی کے سلسلے میں بھی تیزی دیکھنے میں آئی اور تہران یو ایس کی ٹیم جولائی سے پروازوں کی بحالی کی خوشخبری بھی اس میں شامل تھی۔ مشرق وسطیٰ کیلئے یہ غیر معمولی اور نہایت خوشگوار تبدیلیاں امریکہ، ایران، جنگ بندی اور امن کی بحالی کا پہلا براہ راست نتیجہ تھیں جس پر دنیا نے کچھ کا سانس لیا۔ مگر پچھلے دو روز میں امریکہ اور ایران میں ایک بار پھر مسلح حملے اور جوابی حملے اس ہمدرد صورتحال میں مایوسی کا سبب بنے اور امن کا دشمن کا مستقبل خطرے میں محسوس ہونے لگا۔ مگر تجزیہ گریز کے اس سچے آرائی نے زیادہ غول نہیں چکڑا اور گزشتہ روز صدر ٹرمپ کی جانب سے یہ بیان سامنے آیا کہ فریقین آج (منگل کے روز) دوحہ میں ملاقات کریں گے۔ واقعہ یاد؟ جس کی جانب سے بھی اسکی تصدیق کی گئی ہے کہ ایران کے ساتھ تکنیکی مذاکرات کیلئے سٹیو ٹکوف اور جیروڈ کشر دوحہ جا رہے ہیں۔ یہ خوش آئند پیش رفت ہے اور امن عمل کو آگے بڑھانے کا یقینی راستہ یہی ہے کہ فریقین مذاکراتی سلسلے کو معطل نہ ہونے دیں۔ فریقین میں تین ماہ سے جاری سفارتی عمل کے باوجود یہ یقینی اور بدامتمدی کا ایک کوہِ گراں ہے جسے سر کرنا ہے اس صورتحال میں ملاقاتوں کا سلسلہ فرطین کو اپنے تحفظات کو پیش کرنے اور ان کا ازالہ کرنے کا بہتر موقع فراہم کر سکتا ہے؛ چنانچہ امریکہ اور ایران کو مفاہمتی یادداشت کے مطابق علیحدہ شدہ نکات پر گفت و شنید کیلئے ملاقاتوں کا سلسلہ کی صورت معطل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اگرچہ فریقین کو ایک دوسرے سے کئی شکایات ہیں مگر آج بٹائے ہر جز کے حوالے سے بھی امن اور لبنان میں جنگ بندی اور اسرائیلی افواج کے مکمل اخلاک کے حوالے سے بھی تاہم فریقین کو یقینی بنانا ہوگا کہ یہ مسائل قیام امن کیلئے مبینوں کی محنت کو سبوتاژ نہ ہونے دیں۔ اس میں شک نہیں کہ اسرائیل کو یہ پیش رفت گوارا نہیں اور اس کی جانب سے بار بار ایسی حرکتیں نوٹ کی جارہی ہیں کہ اس میں عمل پیرا سے اتر جائے کیونکہ مشرق وسطیٰ میں امن اور عرب ممالک، ایران اور امریکہ میں اعتماد کی صورتحال صیہونی ریاست کے گھناؤنے غرضات کیلئے رکاوٹ بن سکتی ہے؛ چنانچہ اسرائیل برصورت میں چاہے جسے گاہ کیس کی نہ کی طرح یہ حالات پیدا ہوتے رہیں کہ ایران، امریکہ اور عرب ممالک اس کی شکایت میں بچتے ہیں۔ مگر دشمنی اسی میں ہے کہ ان حالات میں ہر اس اقدام سے اجتناب برتا جائے جو اسرائیل کے فاسد غرضات کو پروان چڑھانے میں مدد کرے۔ امریکہ اور ایران میں یہ شکایت کا پھیلاؤ؟ بھی امن سے ایک ہے۔ یہ تو اس صورتحال کا علامتی تناظر ہے۔ عالمی تناظر یہ ہے کہ دنیا کی معیشت کو مشرق وسطیٰ سے گہرا تعلق ہے۔ یہ خطہ توانائی کے وسائل ہی کا مال نہیں دیتا جس دولت کا بہت بڑا مرکز اور معدنی وسائل کی پیداوار کے حوالے سے بھی دنیا کا خاصا انحصار اسی خطے پر ہے۔ جنگ کی وجہ سے آج بڑی بڑی تندرست اور خطے میں سیکورٹی کے عمومی خدشات کی وجہ سے تیل اور دیگر مصنوعات کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا اس نے دنیا کو اونچے درجے کی مہنگائی اور کئی طرح کی الجھنوں سے دوچار کیا۔ یہ مسائل خود امریکہ کے لیے بھی شدید تر تھے حالانکہ بقول صدر ٹرمپ اب امریکہ کو مشرق وسطیٰ کے تیل کی ضرورت نہیں۔ اس صورتحال میں خلیج فارس میں پائیدار امن کا قیام بڑا اہم مددگار ہے

نیامشرق وسطیٰ - اسرائیل کی سلامتی یا خطے کا نیا توازن؟

تحریر: عظیم احمد فاروقی

مشرق وسطیٰ کی سیاست میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جس کی قومی سلامتی کا تصور اسرائیل جتنا مرکزی اور حساس ہو۔ اس کی صرف موجودہ حالات نہیں بلکہ دہائیوں کی تاریخ و تجربات بھی ہیں جنہوں نے اسرائیل کی باخاتی پالیسی کو تشکیل دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات یا کشیدگی میں کمی کی خبریں سننے آتی ہیں تو سب سے زیادہ سوال اسرائیل کے مستقبل کے بارے میں اٹھتے ہیں۔

یہی کیا واقعی امریکہ اور ایران کے درمیان ممکنہ مفادات اسرائیل کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے، یا یہ محض ایک سفارتی ہند پیسے سے جو شکل میڈیا ضرورت سے زیادہ ڈرامائی انداز میں پیش کرتا ہے؟

اس سوال کا جواب جذبات سے نہیں بلکہ تاریخ اور موجودہ عالمی سیاست کے تناظر میں تلاش کرنا ہوگا۔

اسرائیل گزشتہ کئی دہائیوں سے ایران کو اپنے لیے سب سے بڑا سرخچ خطرہ قرار دیتا آیا ہے۔ ایران کے جوہری پروگرام، خطے میں اس کے اتحادی گروہوں کی حمایت اور اسرائیل کے بارے میں سخت بیانات نے دونوں ممالک کے تعلقات کو شدید طور پر کشیدہ رکھا ہے۔ دوسری طرف امریکہ اسرائیل کا سب سے اہم اتحادی ہے، جس نے دفاعی، سفارتی

گزشتہ دو دہائیوں نے امریکہ کے یہ سبق
 دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں طویل فوجی مداخلت
 نہ صرف ملکی خرابیاں بڑھاتی ہے بلکہ اس کے
 سیاسی نتائج بھی ہمیشہ اس کی توقعات کے
 مطابق نہیں ہوتے۔ دوسری طرف چین کی
 معاشی اور عسکری طاقت میں مسلسل اضافہ
 امریکہ کی افریقہ اور ایشیائی علاقوں پر مسلط کر رہا ہے
 اور یہاں وہ اپنے دفاعی اور مشرق وسطیٰ میں تسلط کی
 کمر کرنا چاہتا ہے تو اس کی عالمی حکمت عملی کا
 صحیح بھی ہو سکتا ہے۔ اس پر مبنی منظر نامے
 میں اسرائیل یقیناً اپنی سلامتی کے تحفظ کے
 لیے مزید یہ سفارتی اور دفاعی اقدامات کرے
 گا۔ وہ امریکہ کے ساتھ سیاسی تعلقات کو مزید
 مضبوط بنانے کی کوشش کرے گا، جبکہ عرب
 ممالک کے ساتھ حالیہ برسوں میں قائم ہونے
 والے تعلقات کو مزید وسعت دے گا۔

دوسری طرف ایران بھی اگر معاشی
 پابندیوں میں کسی حد تک نرمی حاصل کرتا ہے تو
 اس کی اولین ترجیح اپنی داخلی معیشت کو بہتر
 بنانا ہوگی۔ معاشی استحکام کے بغیر کوئی بھی
 ریاست طویل عرصے تک علاقائی اثر ورسوخ
 برقرار نہیں رکھ سکتی۔ یہاں ایک اور اہم پہلو
 بھی نظر اعماد نہیں کیا جا سکتا۔ سعودی عرب،
 متحدہ عرب امارات، قطر اور دیگر عربی ممالک
 جسے یہ برسوں میں صدمہ ہے، خواہاں نہیں۔ اس
 کی ترجیح اقتصادی ترقی، غیر ملکی سرمایہ کاری
 دلچسپی میں استحکام ہے۔

کراچی میں پاکستان رنجرز کے ایک گھپ رہ دہشت گردی کا گھنٹاؤں واقعہ ملک میں بھارتی سپاڑوں نے اپنا پہلا ہتھیار ایک منظم اور مربوط کارروائی کی جسے ناکام بناتے ہوئے پاکستان رنجرز نے اپنی پیشہ ورانہ تیار اور مستعدی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس واقعے میں دہشت گردوں کا مقابلہ کرتے ہوئے رنجرز کے تین جوانوں نے جام شہادت نوش کیا مگر دہشت گردوں کو ان کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ کارروائی کے دوران تین دہشت گرد ہلاک جبکہ ایک زخمی افغان دہشت گرد کی گرفتاری کی اطلاعات ہیں۔ اس لحاظ سے بھی یہ ایک منظم ملے کو ناکام بنانے کی قابل ذکر کارروائی ہے۔ دہشت گردی کے واقعات پچھلے کی سال سے ملکی سلامتی کیلئے بڑا خرابہ بن رہے ہیں۔ دہشت گردی کے اس سبھی واقعات کی کڑیاں افغانستان سے ملتی ہیں۔ دہشت گردی کی تاریں نیں دہلی سے پلائی جاتی ہیں، منصوبہ بندی افغانستان میں ہوتی ہے، اسلحہ بھی وہیں کا استعمال ہوتا ہے اور قندہ ار، لورج کے ساتھ شلک عناصر اس کام میں بھاڑے کے ٹو کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس صورتحال نے پچھلے کی برسوں کے دوران خیر مجبور بھٹوخواں میں سکپورنی کے شدید خطرات پڑھائے۔

گرمی کی الگ نوعیت ہے، گرمخبر پختونخوا اور
بلوچستان کے شہت پسندوں میں قدر
مستشرقین ہے کہ دونوں کو پاکستان کے خلاف
افغانستان کی زمین دستیاب ہے اور
مستشرقین اور واقعات کیلئے ہر طرح سے اعانت
مستدر پار سے ملتی ہے۔ اس صورتحال کے
بارے پاکستان کا ملزم ہم کو ہر طرح پر گاہ کرتا
آیا ہے مگر اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں آیا۔

حرف رواں
تحریر
ڈاکٹر محمد عمران

افغانستان کی جانب سے ان شکایات پر توجہ
دینے کے بجائے غیر جمیدگی کا رویہ اپنایا گیا
مجبوراً پاکستان کو وہ قدم اٹھانا پڑا جو اس سے
پسندیدہ ہو مگر حوصلہ شکن تھا کیا کیونکہ پاکستان
تجربہ پسند ہے جو طویل مدتی پالیسیوں میں
تھکا اس امید کا شائبہ بھی تھا کہ افغان
پاکستان کے احسانات کی قدر و قیمت جانیں
مگر حکمرانوں نے ان شکایات کا نمٹنا کوئی مثبت
تجربہ نکھانے پر آمادہ کیا بلکہ سفارتی کھڑکھاروں سے
عامی لوگوں نے ان شکایات کو پاکستان کی
مذکورہ خیالی کیا تو پاکستان کو بالآخر خسارہ پار
پڑا۔ پشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانا
وہشت پسند سلسلہ اس سال فروری کے آخر میں
شروع ہوا اور اس کا نتیجہ درپیش ہے کہ خیریں
پچھلے برسوں کی نسبت اس سال درشت گرمی

کے واقعات کم ہوئے۔ آپریشن غنیمت کے بعد مارچ میں دہشت گردی سے اموات 35 فیصدی آئی جبکہ اپریل میں دہشت گردی کے واقعات 42 فیصد اور اموات 60 فیصد مارچ میں 106 تھیں۔ اپریل میں 60 نئیں گزشتہ چند برسوں سے سکوریٹی کے زور پر جاری کئی روال اس پر سکوریٹی کے جانب سے اس پر کابیلی سے جواب دہ کی کارروائیوں کے بعد دہشت گردوں کی جانب سے ملک کے بڑے شہروں میں دہشت گردی کی کوششیں ان کی مایوسی کی علامت ہیں۔ آپریشن غنیمت کے بعد سے جب دہشت گردوں نے اپنے محفوظ ٹھکانوں کو بربادی کو لاحقہ کیا تو پاکستان کے اربن سنٹرز میں دہشت گردی کے واقعات سامنے آنا شروع ہو گئے۔ یہ جہاں دہشت گردوں کی واضح فکلت اور توانیاں کم جا بوت ہے وہیں یہ ملک میں سکوریٹی کے حوالے سے حساسیت کو بھی واضح کرتا ہے۔ کراچی میں ریجنلریکپ کے حالیہ حملہ بھی اسی طرح کی کارروائی معلوم ہوتا ہے۔ مگر ریجنلریکپ اپنی جانوں پر کھیل کر حملہ آوروں کو ختم کیا اور ان کے بعض کو زندہ دبوچ لیا۔ اس کارروائی سے سکوریٹی اداروں کی تازہ کاری مستعدی کی دھاک دہشت گردوں پر پیشہ جانے کی دہشت گردی کے واقعات میں ہی آپریشن غنیمت کی کامیابی کا ثبوت ہے

کیا کرپٹو میننگ اور ڈیٹا سینٹر زرتقی لائیں گے یا وسائل کا نیا استحصال؟

جنگہ بلال بن قاصب اس کے چیف ایگزیکٹو افسر ہیں۔ بعد ازاں جولائی 2025 میں "ورچل اٹاش جات آرڈیننس" جاری کیا گیا، جس کے تحت پاکستان ورچل اٹاش جات ریگولیٹری اتھارٹی (PVARA) قائم ہوئی تاکہ کرپٹور بلاک چین کے شعبے کا قاعدہ قانونی دائرے میں لایا جاسکے۔ کانفرس پر سب کا جدید ادارہ وترتی پنڈت معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس منصوبے کا دوسرا رخ کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ آئی ایم ایف نے اس تجویز کو مسخر کر دیا، خصوصاً اس پہلو کو کہ کرپٹو مائنگ اور ڈیٹا سینٹرز کو سسڈی والی بجلی فراہم کی جائے۔ اس کے اعتراضات صرف تکنیکی نہیں بلکہ بنیادی معاشی نوعیت کے تھے۔ ادارے کے مطابق، جنص شعبوں کو سسڈی دے دی ہے ماریکٹ میں بعد ازاں پیدا ہو سکتا ہے، جیسا کہ ماسی میں ٹیکس چھوٹ کے مراعات کے نتیجے میں ہوا۔ مزید یہ کہ حکومت 100 فیصد بل صوبی کی ضمانت بھی پیش دے

سکتی۔ آئی ایم ایف نے ایک اور اہم سوال اٹھایا: اگر کج رعایتی نرخ ہے جائیں، تو کل نہیں لاریٹ کر سب پر دایں کیے لایا جائے حکومت نے اگرچہ منصوبہ نہیں کیا، مگر اسے فی طور پر موجودہ خرچہ کی نظر ثانی کے لیے عالمی مالیاتی اداروں کے ساتھ مذاکرات جاری رکھنے ہوئے ہے۔

اس منصوبہ کو اگر ولادیمیر لینن کے سرمایہ داری اور ساراج سے متعلق نظریے کی روشنی میں دیکھا جائے تو ایک دلچسپ تصویر سامنے آتی ہے۔

اس منصوبہ کو اگر ولادیمیر لینن کے سرمایہ داری اور ساراج سے متعلق نظریے کی روشنی میں دیکھا جائے تو ایک دلچسپ تصویر سامنے آتی ہے۔ لینن نے اچھی معروف کتاب

Highest The:Imperialism
Capitalism Stage

”سرمائے کی برآمد“ کا تصور پیش کیا تھا۔ ان کے مطابق، جب ترقی یافتہ سرمایہ دار ممالک

[illegible]

فقوراً ہم جو جاتا ہے۔ ماضی میں اختصار کا مطلب مزدور کی محنت سے زائد قدر (value surplus) کا حصول تھا۔ آج اختصار کا ہدف صرف مزدور نہیں، بلکہ ڈیٹا، ڈیٹا کی ڈاؤن لوڈ اور اس پر کچر بھی ہیں۔ پاکستان جیسا ملک اگر اپنے محدود وسائل کا عالمی پیداوار پر مشتمل ہے، لیکن شہر کے لیے سوال اٹھتا ہے کہ اس کا اصل فائدہ کس کو ہوگا؟ یہ سوال اس لیے زیادہ سنگین ہے کیونکہ پاکستان دینی خود شہید ڈاؤن لوڈی بحران کا شکار ہے۔ دینی علاقوں میں طویل ڈاؤن لوڈنگ معمول ہے، کیونکہ کئی علاقوں میں 10 سے 14 بجے تک بند رہتی ہے۔ پانی کا بحران اس شدت اختیار کر رہا ہے، اور دریا بڑے رستے سے۔ ایسے 000 شہادت بجلی ان صنعتوں کے لیے شخص کرنا جو بنیادی طور پر عالمی منافع کے لیے کام کریں، جنھیں ایسی معاشی فیصلہ نہیں بلکہ ججماٹ کا سوال ہے۔

والے ڈٹا سینئرز سے پیدا ہونے والی دولت پسند سرمایہ کاروں، بین الاقوامی کمپنیوں اور محدود مقامی اشرافیہ تک محدود رہتی ہے، جبکہ عوام بکلی پانی اور درودگار کے جراثیم میں مبتلا رہتے ہیں، تو یہ قیاس نہیں بلکہ عرصہ مساوات کی کھلی مثال پیش ہوگی۔ پاکستان کا کوئیکل خواب یقیناً تو بھول گیا ہے، لیکن ہر خواب کی ایک قیمت ہوتی ہے۔

سوال یہ نہیں کہ پاکستان کو کوئیکل معیشت میں داخل ہونا چاہیے یا نہیں، سوال یہ ہے کہ اس قیمت پر، اور اس کے مفاد میں اگر عوام کی بنیادی ضروریات کو پس پشت ڈال کر غیر کمپنی سرمایہ کاروں کو ترجیح دی جائے، تو یہ کھلی مثال نہیں بلکہ دساک کی بنی حد تک اس کی قیمت نہیں ملے گا۔ فائدہ اور پتہ ہوتا ہے اور جو بھروسہ پیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مقام ہے جہاں بین الاقوامی سرمایہ کی بے پناہ جستجو چوکھڑا رہتی ہے، سرمایہ داروں اپنے کل بدلے کی توقع ہے، مگر منافع کی منتظر کم و بیش وہی رہتی ہے، پاکستان کو کوئیکل مستقبل ضرور اپنانا چاہیے، مگر اس مستقبل کو جووی مفاد پر قائم ہو سکے گا، اس کا قیمت ہے۔

کہاں کہاں سے گزر گئے

[illegible]

مرد ہے۔ اب اپنے سر ہانے لگی ہوئی کتاب اٹھانے کے لیے بھی کسی دوسرے کھڑکی کے محتاج ہے۔

تفث شاید انسان سے سب کچھ ایک ہی لمے کی نہیں چھینتا، مگر آہستہ آہستہ اس کی اور شاید ضرور لے لیتا ہے۔ اور شاید یہی اچھا ہے کہ سب سے گہرا الیہ ہے۔ جسم زکروں دوتا ہے، مگر یادیں پوری آپ و تاب کے ساتھ زندہ رہتی ہیں۔ انسان چل بھرنے سکے، لیکن اس کا ذہن ماضی کی گلیوں میں اسی طرح ٹھکرا رہتا ہے جسے کل کی بات ہو۔

اپنے اسی ماضی کو برا آگئی نے اپنی خوبوش کہاں کہاں سے گزر گئے "میں جس سادگی، چٹائی اور دوتا کے ساتھ قلم بند کیا ہے، وہ محض ایک فرد کی داستانِ حیات نہیں بلکہ ایک ورے عہد کی گواہی ہے۔ اس میں سیاسی تاریخ کی دھڑکن بھی سنائی دیتی ہے، سماجی تبدیلیوں کے نقش بھی ثبت ہیں، انسانی عقول کی لطافتیں بھی ہے اور ٹوٹے ہوئے مفاہیم کا داستان بھی۔ یہ کتاب یادداشتوں کا مضمون مجموعہ نہیں، بلکہ ایک زمانے کی زندہ تازگی ہے؟

زندگی کا آواز، دھڑکن،

کایا پادشاه کے پاس ہے، پاکستان کے سرکاری اخبار انہوں کی ہمتی کا اظہار ہو گئے۔ جن لوگوں کے لیے انہوں نے عمر بھر قربانیاں دیں، آدھ سوہہ حال تھے، مگر خزانہ کے گھر میں کئی دن کا قافے کی دہشت آ جاتی تھی۔

دوست دوران گل بی بی کے حقیقی والدین نے خواہش ظاہر کی کہ بچی ان کے پاس آ جائے۔ مگر اس نازک لمحے میں ایک بڑا فیصلہ اس میں لڑی کے کیا۔ اس نے کہا: ”میں خوش حالی میں بھی انہی کی مرضی اور دعا کے بغیر انہی کے ساتھ رہوں گی۔“

جملہ صرف ایک ایک کا فیصلہ نہیں تھا، بلکہ اس حقیقت کا اعلان تھا کہ محبت سے بننے والے شے خون کے رشتوں سے کمزور نہیں ہوتے۔ فیصلہ پادشاه کی تعلیم کے دوران ان کی شخصیت حریہ گری۔ مباحثوں اور دراصلوں میں نمایاں رہیں، قاضی زبانی میں تقریر کے اعزاز حاصل کیا، اور پھر وقت سے پہلے عملی زندگی میں قدم رکھنا پڑا۔ اپنی پہلی کمرے کے انہوں نے تدریس کا پیشہ اختیار کیا تاکہ اپنے دوسرے والدین کا سہارا بن سکیں۔

خیر انہی اپنی خود پوش میں اپنے شوہر، علیہ السلام، کے ذکر نہایت محبت، وقار اور

خاموشی، مایوسی اور اعتماد کا بحران

خود میری بات روضہ لیکر
اسنے اور گرفتار ڈالنا ہوتا
کہ ہمارا معاشرہ آہستہ آہستہ خاموشی کی
جادوہ چکا ہے جہاں ہر شخص سب کچھ
دیکھنے سے مکرولنے سے ڈرتا ہے کہ نہیں غلام
ہو رہا ہے، کہیں عورت غیر محفوظ ہے کہیں غریب
اسنے حق کے لیے در بدر پھر رہا ہے، کہیں
نوجوان ڈکری ہاتھ میں لے کر دغا بازی
کے مایوس بیٹھے ہیں اور کہیں مہنگی کے لوگوں
کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ رشوتیں
محبت کو زہری جادو جادو ہے اور سوشل میڈیا نے
ایک بیک گھر میں رہنے والوں کے درمیان بھی
فاصلے پیدا کر دیے ہیں مگر ان تمام مسائل کے
باوجود ہم خاموش ہیں۔ ہم غم کی خبر دیتے
ہیں، فحش کرتے ہیں اور پھر ان کی جبری طرف
بڑھ جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ رشوت غلط
ہے، نا انصافی غلط ہے، جھوٹ غلط ہے، عورت
پر تشدد غلط ہے اور بچوں کے ساتھ زبردستی ایک
گھٹین جرم ہے مگر جب ان برائیوں کے
خلاف آواز بلند کرنے کا وقت آتا ہے تو اکثر
لوگ خاموش رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ شاید
ہم بھی بھول گئے ہیں خاموشی ہمیشہ اس کی
علامت بن چکی ہے کہیں اس وقت خاموشی
برائی کو قوت دیتی ہے۔ ایک ایسا معاشرہ

جہاں لوگ تنہا بات کہنے سے ڈر رہے وہاں ظلم
آہستہ آہستہ معمول بن جاتا ہے۔ اسی خاموشی
کے پس منظر میں ایک اور ادمی سوال جنم لیتا ہے
کہ اگر اس ملک کا عام آدمی سو پر مجبور ہے
تو اس پر انکس سے پہلے عوام کو کتنے خواب
کھائے جاتے ہیں ترقی کے دعوے کیے
جاتے ہیں، میگیٹا کی ختم کرنے اور نوجوانوں کو
روزگار دینے کے دعوے کیے جاتے ہیں لیکن
قدرت ازل سے کچھ ہی بعد اکثر یہ دعوے تقریریں
اور اعلان کے محدود پورے پورے ہیں۔ عوام
تو انتظار کرتی ہیں کہ شاید اب حالات
بدلیں گے، شاید اب زندگی آسان ہوگی مگر
وقت گزرنے کے ساتھ امیدیں باپوسی میں
تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ ایک عام آدمی کی
زندگی کو دیکھیں تو اس کی فتح گھر سے شروع
ہوتی ہے اور ارات پر پٹیاں پر ختم ہوتی ہے۔
پٹیاں کے گھر کا بجٹ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔
اپنی اپنی ضروریات پر پوری کرنے کے
لیے امداد مخت کرتا ہے مگر پھر کسی اس کے
چہرے پر اطمینان نظر نہیں آتا۔ نوجوان
کو ڈیڑھ گیارھ بجے میں بعد پر دروڑیوں کی تلاش
میں ہیں مگر مواصلات محدود ہیں۔ اس لیے جب
دوسری تقریریں سنتے ہیں تو ان کے دل میں
دو سوال درپاز ہوتا ہے کہ یہ سب کیوں ہو جاتا

وہ دیکھ کر آئے گا جب تک کہ وہ اس کے خلاف نہیں جہاد کرے گا۔
 وعدوں تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ایک نئی جہاد کی
 نئی نظر آئے گی؟ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایک
 عورت کی عزت پامال ہو جائے تو یہ صرف اس
 کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کی ناکامی
 ہے۔ اگر ایک غریب بھوکا ہوتا ہے تو یہ صرف
 اس کی قسمت نہیں بلکہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ
 داری ہے۔ اگر نوجوان مایوسی کا شکار ہیں تو
 اس کا اثر صرف ان کی زندگی تک محدود نہیں
 رہتا بلکہ پورے ملک کے مستقبل پر پڑتا ہے۔
 یہی وجہ ہے کہ معاشرتی مسائل اور سیاسی
 کام ناکامی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔
 جب انصاف کمزور ہو، روزگار کے مواقع
 محدود ہوں اور عوام کا اعتماد متزلزل ہو جائے تو
 معاشرہ خاموشی، بے بسی اور مایوسی کی دلدل
 میں پھنسنا چلا جائے گا۔ عوام ایک طرف
 خصوصیت افلاطون نہیں پاتے بلکہ ایسے
 رہنما جانتے ہیں جو ان کے درمیان رہیں، ان
 کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھیں اور ان کے مسائل کے
 لیے حوصلہ نہ تو بخش کریں۔ تو میں
 صرف نعرے سے ترقی نہیں کریں بلکہ چٹائی،
 دیانت، محنت اور عملی اقدامات سے آگے
 بڑھتی ہیں۔ عوام کا اعتماد دین میں حاصل
 نہیں ہوتا بلکہ ایسے کردار، سچے وعدوں اور

میں کون نہیں، میں کہا بن رہا ہوں؟

محبت یا ملکیّت؟ ہم اپنے بیٹوں کو آخر کیا سکھا رہے ہیں؟
 ایک لکڑا مدرسا
 ہر بار جب کسی لڑکی کو محض اس لیے قتل کر دیا جاتا ہے کہ اس نے کسی کی محبت قبول نہیں کی، کسی کی خدمت کے آگے سر نہیں جھکا یا کسی کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا تو ہمارے معاشرے میں ایسا جس قدر ضرورہ جتن ہے، لیکن انھوں نے ہمیں ایک بھت کا رخ دکلا کر اس کے بجائے مقتول کی طرف موڑ دیا جاتا ہے۔
 انٹرنیٹ کے قتل کے بعد بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ ایک لکڑی نشی افرنے سے بیان دیا کہ لڑکیوں کو "دفن کارنر" نہیں دکھانا چاہیے تاکہ ایسے واقعات سے بچا سکے۔ اسی سانس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ "سائیکو" تھا ہے۔
 بیٹوں یا عورتوں میں ہمارے معاشرے میں خواتین پر ایسا کیا کیوں کر خرابی کو یہ قاتل کرتی ہیں؟
 یہ ہے کہ آخر تک ہر جرم کے بعد عورتوں کو سنبھالنے سے سبق پڑھانے جاتے رہیں گے؟
 نہیں جاتا کہ جرم کے بغیر مرد سے بات نہ کرو، مسکرا کر جواب نہ دو، دوستانہ رویہ اختیار نہ کرو، باہر نہ نکل، تنہا نہ نہ کرو، سوگھ میڈیا استعمال نہ کرو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام پابندیوں میں بھی عورتوں کو محفوظ نہیں بنائیں۔ اس معاشرے میں دو سال کی بچی چھٹی شہرہ کے شکار ہوتی ہے، پردہ اور خاتین میں قتل ہوئیں، بزرگ عورتیں چھٹی قلم سے بچی ہیں، اور وہ لڑکیاں بھی قتل کر دی گئیں جنہوں نے صاف انھنوں میں "نہیں" کہا تھا۔ اگر مسئلہ عورت کے رویے میں ہوتا تو یہ سب واقعات بھی

نہ نہ کرتے ہیں تو اپنی پسند کا اظہار کرنا آپ کا حق ہے، لیکن تجویز کرنا اپنا کارکردگی مکمل طور پر دوسرے شخص کا حق ہے۔ محبت کبھی بھی زبردستی حاصل نہیں کی جاسکتی۔

نہیں، ایک مکمل جملہ ہے، اور اس کے بعد بحث، ضد، تعاقب، بلیک میلنگ یا تشدد کا کوئی علاقائی یا قانونی جواز باقی نہیں رہتا۔ بدقسمتی سے ہمارے ڈرامے، فلمیں اور مجبور حالات میں اس کے سکتے کو بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ برسوں سے ایسے کردار ہیرو اور کیریکٹرز میں چلتے رہے ہیں جو لڑکی کے مسلسل تنگ کرتے ہیں، اس کی زندگی اجیرن دیتے ہیں، اور خراک دہ لڑکی انہی کی محبت کو مانگ رہی تھیں۔ جو ختم زندگی میں ایسا نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ زندگی میں مسلسل چھپنا کرنا محبت میں، ہراساں ہے۔

اس کی ذاتی حدود تو واضح نہیں، تشدد ہے۔ اس کی اپنی مرضی کے خلاف خلق پر مجبور کرنا نہیں بلکہ طاقت کا غلط استعمال ہے۔

مجھے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آج کی نو جوانوں کی زندگیوں کے بارے میں بہت کچھ ماسلوں، ماسلوں اور سوسل میڈیا سے بری ہے۔ انہیں یہ بتایا جاتا ہے کہ محبت کی کہانی نہیں بلکہ احترام ہے۔ اگر کوئی شخص آپ سے محبت کرتا چھوڑ دے تو یہ یقیناً ایک تکلیف کا تجربہ ہے، لیکن جذبات بدل جانا انسانی طرط کا حصہ ہے۔ ہر شخص غم و لاعلمی کا کوئی کھیل ہوتا۔

انسان کو اپنی پسند بدلنے، اپنی زندگی کے

ایران کے زیر سایہ سکیورٹی کیسے ممکن ہے؟

عرب پر سیدھا چھوٹی
ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقی نے عرب
ممالک کو علاقے میں مشترکہ سیکیورٹی نظام قائم
کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ
سیکیورٹی ایران پر امریکی اور عرب مشترکہ سہیلی
مالک میں ایرانی حملوں کے بعد زیادہ
ضروری ہو گیا ہے۔ ایران کی تجویز ہے کہ نئے
سیکیورٹی نظام میں کوئی غیر ملکی مداخلت شامل نہ
ہو۔
عباس عراقی نے یہ باتیں بغداد کے مختصر دورہ
کے دوران عراقی وزیر خارجہ فواد مجیدی کے
ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کی
تھیں۔ اس وقت کے کابینہ میں ایک جاسکیرور
فریم ورک تشکیل دینے کا چال ہے جس میں خطے
کے تمام ممالک شامل ہوں اور خطے سے باہر
کی بھی ملک کی موجودگی یا مداخلت نہ ہو۔
ان کا کہنا تھا کہ یہ اقدام بیچ میں امریکی فوجی
اڈوں پر ایران کے جوابی حملوں کے بعد
ضروری ہو گیا ہے جو امریکی حملوں کے رد عمل
میں کیے گئے تھے۔ اس موقع پر عراق کے وزیر
خارجہ نے مہمان وزیر کے اس بیان پر کوئی
تبصرہ اور کرنے کی بجائے یہاں سے ہر مظلوم اور
جنگ ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔
یہ پہلو قابل غور ہونا چاہیے کہ ایران کے اعلیٰ
ترتیب سفارت کار نے عرب ممالک کے ساتھ
مشترکہ سیکیورٹی نظام قائم کرنے کے بارے
میں دورہ عراق کا انتخاب کیا۔ انہوں نے یہ
بات اس تنازعہ کے ثالث پاکستانی حکام کے
ساتھ بات چیت کے دوران نہیں کی اور نہ ہی
دیکر انہیں عرب ممالک کے ساتھ شکوک میں اس

سوال یہ ہے کہ خود بخود عرب ملک کو سکینور کی نظام پر منتقل ہونے کی دعوت دیتے ہوئے ایران کی حفاظت کی بات کر رہا ہے یا ہمسایہ ملک کو جسکی دے رہا ہے کہ اگر اس کی بات نہ مانی گئی تو وہ ان کا بیٹا حرام کے رگے میں ڈال دے گا۔

اس حوالے سے اس سوال کا جواب دینا ضروری ہوگا کہ کسی اہم تجویز کو کسی کے ساتھ تسلیم کر کے ایران کا مفید حاصل نہ تاجا تھوڑے سے ہے۔ کیا وہ عرب ممالک کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ ایران غیر فیملی طور سے حفاظت دے رہا ہے اور اس علاقے کے سب ملک کو ہوں گی اس کی شرائط پر معاملات یہ ہے کہ وہ اس کی شرائط پر اس کے سوا کسی کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے طریقے کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

مجموعے کرنے کے پیش میں ایرانی لہذا کبھی قسم کا کوئی بھی دینی کر سکتے ہیں لیکن دیکھا ہوگا کہ ایرانی حکومت اس قسم کے وعدے پورا کر کے قابل عمل ہے۔ تاجا حال موجود، یہ حال اور ناضی عوام کی اکثریت اور منتظر اور آپس میں دست و گریبا ایرانی قیادت، کیا اس قابل ہے کہ وہ ہمسایہ ملکوں کو اپنی شرائط پر سکینور کی نظامت کرنے پر آمادہ کر سکے۔

ہمسایہ ممالک کی تجویز میں وضع کیا گیا ہے کہ مجوزہ سکینور کی نظامت میں خطے سے باہر کی بھی ملک کی موجودگی یا مداخلت نہ ہو۔ یہ مشورہ سننے سے ہی عا طور سے یہی قیاس کیا جاتا ہے کہ

کردہ بھجوری کے عالم میں عرب ممالک میں امریکی اڈوں کو نشانہ بناتا ہے ورنہ وہ اپنے تمام سہارے گلوں کا احترام کرتا ہے۔ شروع میں ایسے حملوں کے بعد ایرانی صدر مسعود خامنی نے کہا کہ یہ حملے عراقی فوج کے خلاف ہیں۔ لیکن امریکی اڈوں پر کیا جاتا ہے کہ حملے صرف امریکی اڈوں پر کیے جاتے ہیں جہاں سے امریکی فوج ایران کو نشانہ بناتی ہیں۔ لیکن امریکی اس بات کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ اس پر ہونے والے امریکی حملے درحقیقت کسی ملک میں واقع امریکی اڈے سے ہوئے تھے۔ کیوں کہ ایک تو امریکہ کے متعدد عرب ممالک میں اڈے موجود ہیں لیکن اس کے علاوہ اس کا طاقت ور بحری بیڑا بھی ایرانی بحری حدود پر کبھی عربی بحری موجود ہے۔ ان میں بحری بیڑا کی بھی عسکری اڈے زیادہ موثر پڑتے سے اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن ایران نے بھی کسی بھی امریکی بیڑے کو نشانہ بنانے اور اسے تباہ کرنے کے دعوے نہیں کیے۔ عرب ممالک میں امریکی اڈوں کا نام لے کر جو حملے کیے گئے، ان میں بھی بین الاقوامی ہوائی اڈے، تیل و پٹرول کی تنصیبات اور مشینیں مراکز کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ایران نے بھی اس کے اعتراضاتی پر معافی مانگنے یا اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ دوسری طرف عرب ممالک میں بیشتر امریکی اڈے اس جنگ کے دوران غیر فعال رہے ہیں۔ ایران کے پاس ایسی کئی صلاحیت بھی نہیں ہے کہ وہ کسی امریکی حملے کا درست سراغ لگا کر تباہ کرے۔

[illegible][illegible][illegible]

7 اگست کا احتجاج نوجوانوں اور عوامِ آدمی کے حقوق کی آواز ہے گا ضیاء الدین رضوی

[illegible][illegible]

پنجاب پولیس کے خدمت مراکز شہریوں کو ڈیجیٹل خدمات کی فراہمی میں مصروف عمل

رواں سال 27 لاکھ 29 ہزار سے زائد شہریوں نے خدمت مراکز سے سروسز حاصل کیں۔ پولیس خدمت مراکز پبلک سروس ڈیویزی کا شاندار فلگ شپ منصوبہ شہریوں کو 24/7 سہولیات فراہم کی جارہی ہیں: آئی جی پنجاب عبدالکریم لاہور (خبر نگار، جہانم پورٹر) پنجاب پولیس کے خدمت مراکز شہریوں کو پیدوار ڈیجیٹل سہولیات کی فراہمی میں مصروف ہیں۔ رواں سال اب تک 127 لاکھ 29 ہزار سے زائد شہریوں نے پولیس خدمت مراکز سے مختلف سروسز حاصل



پنجاب پولیس کے خدمت مراکز صوبہ بھر میں شہریوں کو ڈیجیٹل خدمات کی فراہمی میں مصروف عمل

پاکستان کی ڈیجیٹل مینٹیننس اور مصنوعات کے فروغ میں اہم پیش رفت

مالی سال 2026 میں آئی ٹی انڈسٹری درآمدات 21 فیصد اضافے کے ساتھ ریکارڈ 4.6 ارب ڈالر تک گئیں

اسلام آباد (این آئی این) آئی ٹی انڈسٹری کی ایسی آئی ٹی ایف سی کی معاونت سے پاکستان آئی ٹی، مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل معیشت میں عالمی مہارت کی جانب تیز سے گامزن ہے۔ پاکستان کا آئی ٹی شعبہ نمایاں سنگ میل عبور کرے ہوئے عالمی سطح پر اپنی اہمیت ظاہر ہے۔ مالی سال 2026 میں درآمدات 21 فیصد اضافے کے ساتھ ریکارڈ 4.6 ارب ڈالر تک پہنچیں گے۔ جو پاکستان کے مجموعی جی ڈی پی کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ مالی سال 2026 میں مفری ڈالرزدی تجارت 78 فیصد اضافے کے ساتھ ریکارڈ 1.76 ارب ڈالر تک پہنچیں گے۔



فیصل آباد میں ٹرک کی رکشہ کو ٹکمر، 3 افراد جاں بحق

متاثرہ خاندان میاں جنوں سے فیصل آباد میں ترحل میں شرکت کیلئے آ رہا تھا، ریسکو حکام فیصل آباد (این این آئی) فیصل آباد میں راک کے کنٹرول روم میں کے نیچے میں 3 افراد جا چکے تھے ریسکو حکام کے مطابق فیصل آباد میں خاتون، باپ باپ چکر پر خوفناک

حادثہ پیش آیا جہاں ایک راک نے رستے کو ٹکر مار دی۔ ریسکو حکام نے حادثہ کو تھکے کے بعد رستے میں سوار 3 افراد جا چکے اور 3 افراد جی ہو گئے جنہیں فوری طبی علاج کیلئے ہسپتال منتقل کیا گیا

وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی گرانٹ سے ڈسٹرکٹ پریس کلب خانیوال کے یو ڈی اے کی تعمیر کا گنجائش

رکن قومی اسمبلی محمد خان اڑخا، صوبائی پارلیمانی سیکریٹری برائے مساعلات، تعمیرات، راتھم سٹریٹ خانیوال کے افتتاح کیا

کیا۔ تقریریں سے بتایا کہ سرگرمیوں میں محمد خان اڑخا، صوبائی پارلیمانی سیکریٹری مساعلات، تعمیرات، راتھم سٹریٹ خانیوال کے افتتاح کیا

مسلم خانیوال کے صدر ہوسا، فیصل چوہدری کی خصوصی تقریریں سے بتایا کہ سرگرمیوں میں محمد خان اڑخا، صوبائی پارلیمانی سیکریٹری مساعلات، تعمیرات، راتھم سٹریٹ خانیوال کے افتتاح کیا

قادی، پیٹرین میں مجلس معلقہ قادی، پیٹرین، راتھم سٹریٹ خانیوال کے افتتاح کیا

لیڈز ڈیپارٹمنٹ، راتھم سٹریٹ خانیوال کے افتتاح کیا

فیصل چوہدری نے ڈسٹرکٹ پریس کلب خانیوال کے افتتاح کیا

کمالیہ میں جدید عوامی پارک کے قیام کی تیاریاں تیزی سے جاری

[illegible]

سڑک کنارے لوہے کے برتن فروخت کر رہا ہے

چیرمیں کابینہ برائے برسرِ مینجمنٹ خواہ اسلام آباد یا کراچی کا دورہ

چنیوٹ پل سے 2 لاکھ 45 ہزار کیوسک کا سیلابی ریلے ضلع جھنگ سے تقریباً گزر چکا، ہڈی ترسیوں پر پانی کی سطح کم ہو چکی ہے، خواجہ سلمان رفیق کو برقیقنک صوبائی وزیر نے مکند سیلابی صورتحال میں بروقت اور موثر رد عمل کو یقینی بنانے، شہریوں کو بروقت معلومات اور ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی ہدایت کی

لاہور (خبرنگار) وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے جھنگ کا دورہ کیا صوبائی وزیر مکند سیلابی صورتحال کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ کی تجاویز پر تفصیلی بریفنگ دی۔ ٹی۔کی۔ایم موقع پر ڈپٹی کمشنر بارہ شریف کی ہدایت پر صوبائی وزیر صحت و جینریشن کاہنکشی برائے ڈیزاس ریسپانڈنٹ خواجہ سلمان رفیق

صاحب دین، ممبر صوبائی اسمبلی کرنل (ر) حفیظ عباس قریشی، ممبر صوبائی اسمبلی عابدہ بشیر اور سابق ممبر صوبائی اسمبلی خاتونہ حیات جوادہ موجود

ٹیلی کام سروسز بلا تعطل رکھنے کیلئے

ٹیبٹ ورک اور انفراسٹرکچر کو محفوظ بنا

اسلام آباد (این این آئی) وزارت آئی ٹی کے مونسون پارٹن اور مکند چنگاکی صورتحال کے پیش نظر ملک بھر میں ٹیلی کام سروسز کو بلا تعطل برقرار رکھنے کے لیے متعلقہ اداروں اور کمپنیوں کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں۔ وزارت آئی ٹی نے تمام ٹیلی کام کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے نیٹ



فلڈ ریلیف سرگرمیاں، کمشنر لاہور اور اراکین اسمبلی کا ایم سی فیروز والہ میں اجلاس

دورے کے دوران ریلیف - امدادی کاروائیوں اور اختلاء کا جائزہ لیا گیا

مقامی افراد اور اسکے جانوروں کا محفوظ اختلاء کیا گیا ہے۔ متاثرہ ایریز میں ادویات اور دفرنی ادویات موجود ہیں۔ کھنلا لاہور

لاہور (جنگر) نشر لاہور و چین نگران ریلیف امدادی کاروائیوں اور اختلاء کا جائزہ لیا گیا۔ کاروائیوں کا جائزہ لیا گیا کہ کھنلا دورے نے کیوں نہیں پائی کہ یہاں اور خشک ایریز، دیگر علاقوں جہاں ریلیف کام کر رہا ہے۔ دورے کے ناظر ڈیک ایمری وارڈن ایک ایریز کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران ریلیف

سے سبانی صورتحال و اقدامات بارے بریکنگ دی۔ بریکنگ میں بتایا گیا کہ طشیریتو پرورے اوپر سے اصلاح میں شدید بارشوں سے بحالی مقرر ہوئے۔ اوٹلو ایریز میں (بقبر حشر ۱۴)

لاہور: ہرش پورہ کے علاقہ حاسم خان میں بارش لیے وہاں جا

[illegible]

کراچی: حیدرآباد، میرپورخاص اور دیگر شہروں میں 31 جولائی سے 2 اگست تک تیرہ مارشیں منعقد



پنجاب پولیس کے خدمت مراکز شہریوں کو ذمہ نشین خدات کی فراہمی میں مصروف عمل

[illegible]

حکومت کسانوں کی خوشحالی کیلئے پرعزم ہے، احمد اقبال چوہدری

نارادول (این این آئی) جتیرن پبلک کالاج میں غائب محترم اقبال چوہدری نے کہا ہے کہ حکومت کسانوں کی خوشحالی اور اولین ترجیح سمجھتی ہے۔ سان اگلہد انوں کے درمیان غائب محترم مریم نواز شریف کے کسان دوست منصوبے "اننا کھیت، اننا کاروبار" کے تحت طلع نارادول کے 70 مسحق کسانوں کو 10 سالہ لیز پر مرکابا زری اراضی فراہم کرنے کی تقریب منعقد کی۔ پانی مویشی محشریف والی کو موچہ سن دایں تقبصاات کے مطابق کسانوں کے علاقوں موچہ کے قریب سربہ مویشی محشریف والی کی کھن چان عرصہ سے دریائے سندھ منہ جاری تھا۔ غائب محترم نواز شریف کی قیود اس جانب مہڈول ان کی مگر حکومت اور خلیہ انتظامی نے اس مسئلہ کو سمجھو کی نہیں کیا۔

